منقبت مولا علیؑ

بغضِ ابو ترابؑ کی اِس ڈھب سے لگی آگ
چودہ سو برس ہوگئے اب تک نہ بجھی آگ

شبیرؑ کے غم میں پئےِ ماتم جو بچھی آگ
قدموں میں عزادار کے گلزار بنی آگ

شعلے پئےِ ماتم جو یہاں ہم نے بچھائے
واں کفر کی بستی میں ہر اک سمت لگی آگ

یہ ماتمِ شبیرؑ کی تاثیر ہے ورنہ
محفوظ نہیں رکھتی کسی شے کو کبھی آگ

مولاؑ تیرے ماتم کی حفاظت میں بنے ہم
شعلہ کبھی شبنم کبھی گلزار کبھی آگ

بے دین رہِ دیں میں بچھاتے رہے شعلے
اشکِ غمِ شبیرؑ گرا چھن سے بجھی آگ

میں نے جو سرِ بزم کہا یا علی مولاؑ
کچھ لوگ تو خوش ہوگئے اور کچھ کے لگی آگ